اسلام

کامیابی کا واحد راستہ

سید حامد علی

مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی

مطبوعات اشاعتِ اسلام ٹرسٹ ـــــ ۸۴۲

اسلام

کامیابی کا واحد راستہ

سیّد حامد علی

مرکزی مکتبہ اسلامی۔ دہلی

بار اوّل ———— ۱۹۸۸ء ———— ۲۰۰۰

قیمت: =/۱

مطبوعہ
روبی پرنٹنگ پریس، دہلی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اسلام کا پیغام

یہ عظیم کائنات جس کے دور دراز ستاروں کی روشنی زمین تک پہنچنے میں کروڑوں سال لگتے ہیں ــــ جبکہ روشنی کی رفتار ایک سیکنڈ میں تین لاکھ کلو میٹر ہے ــــ اپنے آپ نہیں بن گئی ہے اور کوئی چیز بھی اپنے آپ نہیں بن جاتی، اُسے ایک ہستی نے بنایا ہے، اور وہ اللہ ہے!

اِس کائنات میں بے مثال نظم ہے، اِس کے ایک ذرّے سے لے کر بڑے بڑے ستاروں تک کائنات کی ہر شے نظم اور قانون میں جکڑی ہوئی ہے، یہی نہیں، کائنات کی ہر شے میں ہمیں عدیم النظیر حکمت و منصوبہ بندی نظر آتی ہے، یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ کائنات کا ایک فرمانروا ہے، جو کائنات کا انتظام حکمت و منصوبہ بندی کے ساتھ کر رہا ہے اور وہ یقیناً حکیم و دانا خدا ہی ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ کائنات نہ بے خدا ہے اور نہ اس کے بہت سے خدا ہیں۔ ایک ہی خدا اس کائنات کا خالق مالک، منتظم اور فرماں روا ہے اور کائنات کے ذرّے ذرّے میں اس کا قانون نافذ ہے۔

یہی خدا ہم سب انسانوں کا بھی خالق، مالک اور فرمانروا ہے۔ وہ ہمارا پروردگار اور ہم پر اپنی نعمتوں کی بارش کرنے والا بھی ہے۔ ہمارا جسم، ہمارے اعضاء ہماری صلاحیتیں اور قوتیں اور زمین کے اندر اور باہر سمندر کی تہوں اور فضا، خلا اور سیاروں میں موجود تمام نعمتیں، اس کی پیدا کردہ اور عطا کردہ ہیں۔ وہی سورج نکالتا، ہوائیں چلاتا اور پانی برساتا ہے۔ وہ پانی نہ برسائے تو ہم ایک بوند پانی نہ پاسکیں اور چاہے تو اتنا پانی برسائے کہ پورے پورے علاقے زیرِ آب ہو جائیں۔ اور جینا ہمارے لیے سخت دشوار ہو جائے۔ ہم پانی کے ایک ایک قطرے، غلّے کے ایک ایک دانے، زندگی کے ہر سامان اور اپنی ہر سانس کے لیے اُس کے محتاج ہیں۔ جس فرد یا قوم کو، جو کچھ ملتا ہے اس کے دینے سے ملتا ہے اور اُس کے چھین لینے سے چھن جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے انسان کی ہر ضرورت کی تکمیل کا نظم کیا ہے، لیکن اُس کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ اُسے زندگی گزارنے کا صحیح طریقہ معلوم ہو تاکہ وہ ناکامی سے بچ سکے اور کامیابی سے ہم کنار ہو سکے۔ اللہ نے جو بے شمار نعمتیں اُسے بخشی ہیں، اُن کے استعمال کے صحیح ڈھنگ سے واقف ہو، اُس کے جسم، اعضاء اور قوتوں کا صحیح مصرف کیا ہے، اس سے باخبر ہو، اپنی زندگی کے مقصد سے آگاہ ہو، اُسے ایک ایسا طریقِ زندگی چاہیے جس میں ہر قوم، ہر طبقہ، ہر برادری ہر صنف اور ہر فرد کے لیے انصاف اور ارتقاء کے، یکساں مواقع ہوں اور سب کے جان، مال اور آبرو کا تحفظ ہو، جو سب انسانوں کے جملہ مسائلِ حیات کا صحیح اور جامع و کامل حل ہو، جس میں انسانوں کو خدا ترس اور باکردار بنانے کا نظام تربیت ہو، جس میں دولت اور تمام ذرائع و وسائل کی منصفانہ تقسیم ہو، جو انسانوں کو خدا ترس، ذمہ دار اور عادلانہ نظام حکومت اور بین الاقوامی تنازعات کے تصفیہ کے لیے صحیح اصول فراہم کر سکے۔ اسی کے ساتھ اس دین کو اختیار کرنے سے خدا راضی ہو جو سب انسانوں کا خالق، مالک، حاکم، پروردگار اور محسن ہے اور جس کے ہاتھ میں ہماری دنیا و آخرت ہے۔

یہ انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے، یہ ضرورت پوری نہ ہو تو تمام تر مادی ترقیات کے باوجود انسان ہمہ گیر تباہی و بربادی سے دوچار ہو گا — جیسا کہ اِس وقت ہے — انسانوں کا وضع کردہ کوئی دستور اور کوئی نظام اِس ضرورت کو پورا نہ کر سکا۔ دنیا میں ایسا کوئی نظام موجود نہیں ہے جو زندگی کے جملہ مسائل حل کرتا ہو۔ اشتراکیت صرف پیٹ کے مسئلہ کا حل ہے، اور ناکام حل! جمہوریت ایک سیاسی ڈھانچہ ہے، اور ناکام سیاسی ڈھانچہ اور بس! پوری زندگی کا کوئی نظام نہیں۔ پھر کوئی نظام اور کوئی قانون سب انسانوں کے مسائل سے بحث نہیں کرتا، قومی قوانین اپنی اپنی قوم کے لیے ہیں اور وہ بھی اُن کے مسائل کو حل کرنے میں ناکام ہیں۔ اشتراکیت کو صرف مزدوروں کی فکر ہے اور وہ بھی اُن کے مسائل کو حل کرنے میں ناکام ہے پھر وہ تو بدترین جابر و مستبد سامراج ہے!

جس خدا نے انسان کی تمام ضروریات کی تکمیل کا نظم کیا ہے، اسی نے انسان کی اِس اہم ترین ضرورت کی تکمیل کا نظم بھی کیا ہے۔ وہ ہر قوم اور ہر دور میں اپنے پیغمبر، جو بہترین

انسان تھے، انسانوں کی راہنمائی کے لیے بھیجتا رہا اور ان پر اپنا دین ــ نظامِ زندگی ــ نازل فرماتا رہا۔ اِن سب پیغمبروں نے انسانوں کو ایک ہی بات کی دعوت دی اور وہ یہ کہ وہ صرف اللہ کی پرستش و بندگی کریں اور پوری زندگی میں اُس کے جامع، کامل اور عادلانہ دین کی پیروی کریں، اُس کے سوا کسی دین اور کسی طریقِ زندگی کی پیروی نہ کریں۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ اللہ کے دین کی کامل اور مخلصانہ پیروی کر کے ہی وہ دنیا کی حقیقی کامرانی اور آخرت کی ابدی فلاح سے ہم کنار ہو سکتے ہیں۔

بدکردار اور ظالم و مفسد انسانوں نے اللہ کے اِن پیغمبروں کی شدید مخالفت کی، لیکن جب ان کی مخالفت کے علی الرغم اللہ کا دین دنیا میں پھیلا اور پھلا پھولا تو انھوں نے اِن نبیوں کے دنیا سے چلے جانے کے بعد اللہ کے دین میں تحریفات کر کے اُسے بگاڑ کر رکھ دیا۔ یہ اس بگاڑ کا نتیجہ ہے کہ دنیا کے مذاہب متضاد تعلیمات اور خرافات و اساطیر کے حامل ہیں اور مذہب کے نام پر ظلم و فساد اور بدکرداری کی گرم بازاری ہے۔ اِس سب کے باوجود اللہ تعالیٰ انسانوں کی اصلاح کے لیے اپنے رسول برابر بھیجتا رہا۔ یہ پیغمبر عموماً ایک قوم کے لیے ہوتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول بنایا۔ آپؐ اگرچہ عرب کے ایک شہر مکہ میں پیدا ہوئے ــ اور آپؐ ایک ہی جگہ پیدا ہو سکتے تھے ــ لیکن اللہ نے آپؐ کو تا قیامت پوری دنیا کے انسانوں کے لیے راہنما بنایا اور انسانی تحریفات سے پاک کر کے آپؐ پر وہی دین آخری اور مکمل شکل میں نازل فرمایا، جو دنیا کے تمام نبی لائے تھے۔ یہ دین رہتی دنیا تک سارے انسانوں کے لیے ہے۔

اللہ کا یہ دین اسلام اپنی اصلی شکل میں قرآنِ مجید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں محفوظ ہے ــ جبکہ تمام مذاہب کی کتابوں میں تحریفات ہو چکی ہیں ــ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی تمام تفصیلات مستند تاریخ کی روشنی میں آج بھی دنیا کے سامنے اسی طرح ہیں، جس طرح آپؐ کی زندگی میں تھیں۔ اور آپؐ کی یہ سیرت زندگی کے تمام پہلوؤں میں پوری نوعِ انسانی کے لیے مثالی اور قابلِ تقلید نمونہ ہے۔ جبکہ دنیا کے کسی بھی پیشوا کی سیرت کی تفصیلات اِس طرح محفوظ نہیں ہیں، پھر آپؐ نے جس طرح بگڑے ہوئے افراد کی اصلاح و تربیت

کی، جو مثالی سماج بنایا، اور جو آئیڈیل اسٹیٹ قائم کی، اور جس طرح دنیا کا بے نظیر انقلاب برپا کیا، اُس سب کی مستند تفصیلات موجود ہیں اور یہ مثالی سماج، مثالی انقلاب اور مثالی ریاست رہتی دنیا تک انسانوں کے لیے نمونے کی حیثیت رکھتے ہیں ــــ تاریخ میں کسی دوسرے سماج انقلاب اور ریاست کی، اِس طرح کی تفصیلات موجود نہیں ہیں۔

یہ ہم انسانوں پر اللہ کا کتنا بڑا احسان ہے! ہمارے پاس اللہ کا وہ دین ــ اسلام ــ موجود ہے، جو عقائد، افکار، عبادات، اخلاق، معاشرت، معیشت، سیاست اور بین الاقوامی امور، غرض زندگی کے تمام معاملات میں ہماری صحیح راہنمائی کرتا ہے، جو ہمارے، ہماری قوم و ملک اور پوری نوعِ انسانی کے مسائلِ حیات کو ــــ جنہیں حل کرنے میں اشتراکیت، جمہوریت اور دنیا کے تمام قوانین ناکام ہو چکے ہیں ــــ حسن و خوبی کے ساتھ حل کرتا ہے۔ ساتھ ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مثالی نمونہ، صحابۂ کرام کے مثالی سماج کا نمونہ اور دورِ نبوی اور دورِ خلافتِ راشدہ کی مثالی ریاست کا نمونہ بھی ہمارے سامنے موجود ہے، اور ہم اِن سب کی روشنی میں اپنی تربیت، اپنی قوم کی اصلاح و تعمیر اور ملک اور نوعِ انسانی کے تمام مسائل کو حل کرنے کا کام بحسن و خوبی انجام دے سکتے ہیں۔ ساتھ ہی ہم اِس دین کو اپناتے ہوئے آج علمی و عقلی دَور میں تیزی کے ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں کیونکہ یہ دین علم و عقل کو بنیادی اہمیت دیتا ہے اور علم و عقل کے خلاف کوئی بات نہیں کہتا۔

لیکن معاملہ صرف اپنی، اپنی قوم اور نوعِ انسانی کی دنیوی کامرانی کا نہیں، اصل معاملہ اللہ کی رضا اور آخرت کی ابدی کامرانی کے حصول اور ابدی عذاب سے نجات کا ہے! ہم سب کو ایک دن مرنا ہے اور مر کر اُسی خدا کے پاس جانا ہے جس نے ہمیں دنیا میں بھیجا تھا سب انسان اِس طرح مر جائیں گے اور ایک دن یہ کائنات ــــ جیسا کہ سائنس داں بھی کہتے ہیں ــــ فنا ہو جائے گی، اِس کے بعد اللہ تعالیٰ کائنات کو از سرِ نو بنائے گا، یہ کائنات ابدی و دائمی ہوگی، وہ سب انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور ان کی یہ زندگی دائمی و ابدی ہوگی۔ پھر کائنات کے حاکم و فرماں روا، اللہ تعالیٰ کی عدالت قائم ہوگی۔ یہ اس لیے کہ ظالموں اور بدوں کو ان کی بدی اور ظلم کی بھرپور سزا ملے ــــ جو دنیا میں نہیں ملتی اور نہیں مل سکتی۔

اور مظلوموں کی دادرسی ہو اور نیکوں کو اُن کی نیکی کی بھرپور جزا ملے — اور یہ بھی دنیا میں نہیں ملتی اور نہیں مل سکتی — پھر سب انسان اللہ کی عدالت میں حاضر کیے جائیں گے — ان میں سے کوئی بھی بچ کر نہ جا سکے گا انسانوں کی زندگی کا پورا ریکارڈ اللہ کی عدالت میں پیش ہوگا۔ وہ اپنے کانوں سے اپنی کہی ہوئی باتوں کو سنیں گے، اپنی آنکھوں سے اپنے سب کیے ہوئے کاموں کو دیکھیں گے، ان کی پوری زندگی ان کے اور اللہ کے سامنے ہوگی، جس کا وہ انکار نہ کر سکیں گے زمین جس پر انہوں نے زندگی گزاری تھی، ان کے اعمال و حرکات بیان کرے گی، گرد و پیش کے انسان گواہی دیں گے اور اس سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کا اپنا بدن — جس پر انسان کے اقوال و اعمال کے اثرات ثبت ہوئے تھے، بتائے گا کہ انسان نے زندگی کس طرح گزاری تھی۔ عدالت کی کرسی پر خود اللہ تعالیٰ جلوہ افروز ہوگا اس کی نظر سے انسان کا کوئی عمل کوئی قول اور دل و دماغ کا کوئی ارادہ مخفی نہ ہوگا، وہاں جھوٹے گواہ دستیاب نہ ہوں گے — نہ مقدمے کی پیروی کے لیے کوئی وکیل ہوگا اور نہ حمایت کے لیے دور و نزدیک کا کوئی عزیز و دوست، سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی، بس خدا ہوگا اور انسان، اور انسان کو اپنی زندگی کے تمام کاموں کا خدائے تعالیٰ کو حساب دینا ہوگا! ایک ایک قول، اور عمل کا حساب!

عدالت میں اگر یہ بات ثابت ہوگئی کہ انسان اللہ کا اور صرف اللہ کا پرستار تھا، اپنی پوری زندگی میں اس کے دین اور احکام کا پیرو تھا، نیکیوں کو اختیار کرنے والا اور برائیوں سے بچنے والا تھا۔ انسانوں کے حقوق ادا کرنے والا اور ان کے ساتھ انصاف اور حسن سلوک کرنے والا تھا، ظلم، فساد، باطل اور برائیوں کو مٹانے والا، اور حق، انصاف اور نیکیوں اور انسانیت کو قائم کرنے والا تھا۔ اور یہ سب کچھ وہ صرف اللہ کی رضا اور آخرت کی ابدی کامرانی کے لیے کرتا رہا تھا، تو اللہ کی عدالت سے اس کے لیے جنّت کا فیصلہ ہوگا، وہ ابدی زندگی میں بے پایاں اور ابدی نعمتیں پائے گا۔ وہاں اسے وہ سب کچھ ملے گا جو وہ چاہے گا اور جو وہ سوچ سکے گا، اس کے علاوہ اسے وہ نعمتیں بھی ملیں گی جو نہ کسی کان نے سنیں، نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی دل میں ان کا خیال آیا، اللہ اس سے ہمیشہ کے لیے راضی ہو جائے گا۔ اس سے ہمکلام ہوگا، اسے اپنے قرب سے نوازے گا اور اسے اپنے دیدار سے شاد کام کرے گا — یہ ہے ابدی جنّت کی — جس کی وسعت

کائنات کے برابر ہے — دائمی و ابدی نعمتیں!

اس کے برعکس اگر اللہ کی عدالت میں یہ ثابت ہوگیا کہ انسان اللہ کا ناشکرا تھا، اس نے اللہ کے سوا دوسری ہستیوں کی پرستش و اطاعت کی تھی، اللہ کے دین اور اس کے احکام کے بجائے اپنی خواہشات اور اپنے جیسے انسانوں کے افکار، طور طریق اور قوانین کی پیروی کی تھی۔ نیکیوں کے بجائے برائیوں اور اللہ کی نافرمانی کا راستہ اختیار کیا تھا، اور انسانوں پر ظلم و ستم ڈھایا اور زمین میں بدکرداری اور فساد کو فروغ دیا تھا تو اللہ کی عدالت سے اس کے لیے جہنم کے عذاب کا حکم ہوگا۔ جہنم میں بے شمار قسم کے ہولناک عذاب ہوں گے، مہیب آگ دوزخیوں کو اوپر، نیچے، دائیں، بائیں، ہر طرف سے ڈھانپ لے گی۔ یہ دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ تیز ہوگی۔ مگر انسان اس میں جل کر مرے گا نہیں، کھال جلے گی، بدل جائے گی، گوشت جلے گا بدل جائے گا، ہڈی جلے گی، بدل جائے گی، انسان بس جلتا رہے گا، جلتا رہے گا، پیاس لگنے پر اسے کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا، جو ہونٹوں، گلے اور آنتوں کو ادھیڑ دے گا، یہی ابلتا پانی اس کے بدن پر انڈیل دیا جائے گا، کھانے کو اتنا زہریلا اور کانٹے دار کھانا ملے گا جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اور اس طرح کے دوسرے بہت سے عذاب! خدا کی نافرمانیوں، برائیوں، بدکرداریوں اور ظلم و فساد کا بھرپور بدلہ!

حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی کامیابی کے ساتھ اور اس سے بہت زیادہ ہمیں آخرت کی ابدی کامرانی کے حصول اور ابدی عذاب سے نجات کی فکر اور جد و جہد کرنی ہے، اور اس کی ایک ہی راہ ہے: اللہ کے دین — اسلام — کی پوری زندگی میں مخلصانہ پیروی! — اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس کارِ عظیم کے لیے اٹھ کھڑے ہونے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے! آمین!

ہماری نئی مطبوعات

یادِ رفتگاں	ماہر القادری	۴۰/-
سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پچاس صحابہؓ	طالب ہاشمی	۶۰/-
آپ کی الجھنیں	م۔ افضل	
تحریکی کام کا خاکہ	نعیم صدیقی	۱/۲۵
مغرب کے تبکدے میں	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ	۱/-
اسلام کا تصورِ مساوات	سلطان احمد اصلاحی	۲۰/-
روشنی کی طرف	متین طارق باغپتی	۱/۵۰
اسلامی نظامِ معاشرت اور جہیز کی رسم	پروفیسر عمر حیات خاں غوری	۴/۲۵
نقوشِ ہدایت	مولانا سراج الدین ندوی	۵/-
اسلام میں رواداری	متین طارق باغپتی	۱۲/-
مسلم پرسنل لا (ہندوستان میں) انگریزی	ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی، ڈاکٹر فضل الرحمن فریدی	۴۰/-
مسلم پرسنل لا پر اعتراضات کی حقیقت (تاریخ اور اسلامی معاشرے کی روشنی میں)	پروفیسر عمر حیات خاں	۱۲/-
نفقۂ مطلقہ اور پارلیمنٹ میں بیجا وکالت	مولانا سید محمد عروج قادری	۱/۵۰
تحفظِ شریعت: مشکلات اور حل	مولانا محمد شفیع مونس، سکریٹری جماعت اسلامی ہند	۱/۲۵
نفقۂ مطلقہ ایک علمی جائزہ	مولانا جلال الدین عمری	۱/۲۵
سپریم کورٹ اینڈ دی مسلم پرسنل لا (انگریزی)	امین الحسن رضوی	۱۵/-
اسلامی قیادت۔ رسول اللہؐ کے آئینہ میں	خرم مراد	۹/-
انشورنس۔ اسلامی معیشت میں	ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی	۸/-

مرکزی مکتبہ اسلامی۔ دہلی

صرف ٹائٹل دہلی آرٹ پریس میں چھپا۔